© rasailojaraid.com

نفاذ اسلام

اللہ نے اسلام نازل کیا تو اس کے نفاذ اور اس کے حاکمیت کے قیام کے لئے اسوۂ رسول اور اسوۂ صحابہ بھی بخشا۔ یعنی قانون اور طریقۂ نفاذ دونوں عطا فرمائے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ شریعت تو دے دی مگر اس کے نفاذ کے لئے تمہاری سوچ اور اپروچ کو معیار اور سند بنا دیا گیا ہو۔

پس ایسے لوگ جو خود کو سند بتاتے اور منواتے ہیں اپنی تعبیر کو خدا کا منشاء کہتے ہیں اور اپنی تفسیر کو اللہ کا فیصلہ کہہ کر سناتے اور مخلوق کو بہکاتے ہیں۔ قرآن نے انہی لوگوں کو کہا ہے:

لا یفلحون وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور قرآن ان لوگوں سے یوں بھی مخاطب ہوتا ہے:

مالکم کیف تحکمون. تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کرتے ہو

خدا جانے تمہیں کیا ہو گیا ہے
خرد بیزار دل سے دل خرد سے

اس بدحالی میں جو قوم یا جماعت فلاح کے لئے غیروں کے دروازے سے خیر کی بھیک مانگتی ہو باری باری دربدر خاک بسر ہوتی ہو۔ قرآن کہتا ہے کہ غیروں کے پاس جانے کے لئے

لابرھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ

اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہوگا۔

یعنی دنیا و آخرت کے گھاٹے کے سوا انہیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔ کامیابی، اصلاح انقلاب اور فلاح کی ایک ہی صحیح راہ ہے، ایک ہی طریقہ ہے اور ایک ہی صورت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا وہی حق ہے اور وہی آفاقی سچ ہے۔ لا یصلح آخر ھذہ الامتہ الابما صلحت اولھا

اس امت کے آخر کی اصلاح و فلاح اسی طریقہ سے ہو گی جس سے اول کی اصلاح۔

جب یہ صحیح ہے تو پھر ملکی سلامتی کے لئے قوم کی سلامت روی کے لئے خیر غالب اور شر مغلوب کرنے کے لئے نیا عزم نیا ولولہ لے کر اٹھیں، بڑھیں اور پرانے سبق کو تازہ کریں۔ عہد کریں اور تجدید میثاق کریں۔ ان الحکم الا للہ ‏ الا لہ الخلق والامر

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے بس وہی باقی بتانِ آذری

ابن امیر شریعت قائد احرار
حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

© rasailojaraid.com